Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت زینب کبریٰ

کے تاریخ ساز اور عہد آفریں

خطبے

حجۃ الاسلام علامہ سیّد ابن حسن نجفی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

پہلی گزارش!

۱۴۰۵ھ ــــ ارباب ایمان کے لیے فخر و مسرت کی ایک جیتی جاگتی علامت بن گیا۔ کیونکہ اس سال عالمی پیمانے پر حضرت ثانی زہرا کا چہاردہ صد سالہ جشنِ ولادتِ باسعادت، نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔

"ادارۂ تمدّنِ اسلام" کی یہ آرزو تھی کہ اس مبارک و مسعود موقع پر حسینؑ ابنِ علیؑ کے انقلاب آفریں اقدام کی شارح، شہادتِ عظمیٰ کے اغراض و مقاصد کی نگہبان، عقیلۂ بنی ہاشم جناب زینب کبریٰ علیہا آلاف التحیّۃ والثّنار کے حیات افزا اور روح پرور خطبات شائع کرنے کا شرف حاصل کرے۔ مگر وقت یہ پیش آئی کہ عصر حاضر کی زبان اور نئے اسلوب بیان میں ان خطبوں کا معیاری ترجمہ دستیاب نہیں تھا!

چنانچہ تلاش کرتے کرتے خوش قسمتی سے ہفت روزہ رضا کار" لاہور کا تقریباً تینتیس سال پرانا شمارہ، یعنی ۱۹۵۲ء کا "اربعین نمبر" مل گیا۔ اس خاص اشاعت میں حجۃ الاسلام علامہ سید ابنِ حسن نجفی کا وہ مقالہ بھی تھا جو اداریئے" کے طور پر چھپا تھا۔ اس میں دیگر علمی نکات کے ساتھ رسُول کی نواسی کے اس خطبے کا ترجمہ بھی موجود تھا جس سے کوفے کی فضا میں قیامت کے آثار پیدا ہو گئے تھے!

لیکن اب مشکل یہ آن پڑی کہ دربار شام کی وہ "آتش فشاں" تقریر اس میں شامل نہیں تھی جس کی تاثیر [illegible] گیا ملت اسلامیہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

کے دماغ میں فکر کے نئے سوتے پھوٹ نکلے!

اب اسے اتفاق کی بات کہیے، کہ اس دوران علامہ نجفی صاحب اپنے علاج کے سلسلے میں نہایت مختصر عرصے کے لیے مسقط سے کراچی تشریف لے آئے۔ اور ادارہ تمدّن اسلام کے کارکنوں کی استدعا پر آپ نے تمہیداً اس دور یعنی ۶۱ھ کے تاریخی، سیاسی اور سماجی پسِ منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے دوسرے خطبے کو بھی اُردو کے سانچے میں ڈھال دیا۔ نیز عربی متن کو مختلف ماخذوں سے ملا کر دیکھا۔ اپنی پُرانی تحریر پر بھی نظرِ ثانی کی۔ عربی عبارت پر اعراب لگائے۔ نیز بار بار پروف تصحیح کرنے کی بھی زحمت اُٹھائی۔! اور یہ سارا کام آپ نے بستر علالت پر ہی انجام دیا۔ "ادارہ تمدن اسلام" کے ارکان علامہ صاحب کے تہہِ دل سے شکر گزار ہیں اور دست بدعا ہیں کہ شافیٔ مطلق آپ کو صحت کامل و عاجل عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے علمی افادات سے مستفیض ہونے کی بیش از بیش توفیق حاصل ہو۔

ادارۂ تمدّنِ اسلام

For Tareekhwaar Nauhas visit -
www.WirasatAli.com
www.youtube.com/user/WirasatAli

For Hamd, Naat, Souz, Salaam,
Marsiya and Majlis Videos visit -
www.youtube.com/user/MahaKavi

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

ایک اور عرض داشت

پاک پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر! کہ "ادارۂ تمدن اسلام" کے منشورات کو بہت کم مدّت میں اتنا قبول عام نصیب ہوا کہ ہر پیشکش بار بار شائع کرنا پڑ رہی ہے!

چنانچہ عقیلۂ بنی ہاشم جناب زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کی شخصیت، کارناموں اور زندگی سے بھرے ہوئے، ایمان افروز خطبوں اور مکالموں کے اس مجموعے کو پانچویں دفعہ چھپوایا جا رہا ہے۔

زیر نظر ایڈیشن میں کتابت، طباعت، ترتیب اور تزئین کی گوناگوں خوبیوں کے ساتھ بعض نئے مطالب کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ جس سے کتاب کا حُسن بھی بڑھ گیا اور افادیت کا دامن بھی زیادہ وسیع ہو گیا۔

علاوہ ازیں اس مرتبہ مصنف علاّم نے حضرت ثانی زہراؑ کی زیارت اور زیارت کا ترجمہ بھی شامل کر دیا ہے۔

خدا کرے کہ یہ اشاعت بھی ہمارے پچھلے مطبوعات کی طرح پسند کی جائے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت زینب کبریٰ

میلادِ مسعود	۵ شعبان یا جمادی الاول سنہ ۵ھ
مقامِ ولادت	مدینۂ منورہ
والد گرامی	امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ
والدۂ ماجدہ	فاطمۃ الزہراؑ دخترِ حضرت محمدؐ مصطفیٰ
شوہرِ نامدار	بحرِ کرم جناب عبداللہ ابن جعفر طیارؑ
اولادِ امجاد	کربلا کے شہید عونؑ و محمدؑ
تاریخِ وفات	۱۵ رجب سنہ ۶۲ھ
مزارِ مقدس	قریۂ راویہ شام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب زینبؑ علیا، سرکار خاتم الانبیاءؐ کی بڑی نواسی تھیں، جب آپ پیدا ہوئیں تو پیغمبر خداؐ نے اللہ کی مرضی سے زینبؑ نام رکھا اور حضورؐ ہی نے نومولود کے عقیقے کا اہتمام فرمایا۔ خمسۂ نجبا یعنی وہ پانچ ہستیاں جو آیۂ تطہیر کے نازل ہونے کے وقت اس آیت کا مصداق قرار پائیں ان ہی پنجتن پاک نے جناب زینب سلام اللہ علیہا کی ذہنی تعمیر و تربیت میں بھرپور حصّہ لیا۔

غیر معمولی ذہانت و فراست کے باعث دانشمند ملّت اسلامی جناب عبداللہ ابنِ عباسؓ آپ کو عقیلۂ بنی ہاشم کے لقب سے یاد کرتے تھے اور پھر یہ لقب ایسا سجا کہ آپ کی شناخت بن گیا۔

مخدومہ، صرف پانچ چھ سال ہی کی تھیں کہ پہلے تو دم، ہوش چاہنے والے نانا کو دنیا سے رخصت ہوتے دیکھا اور پھر اس عظیم حادثے کے زیادہ سے زیادہ تین مہینے کے بعد ماں کی ممتا سے محروم ہوگئیں ——!

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

ذی الحجہ ۳۵ھ میں جمہور اسلام کے بے حد اصرار پر امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب نے مملکت اسلامیہ کی انتظامی ذمہ داریاں قبول فرمالیں اور جنگ جمل کے خاتمے پر رجب ۳۶ھ میں آپ نے کوفے کو حکومت کا مرکز قرار دیا جب خاندان کے سربراہ نے جگہ بدلی تو بنی ہاشم کے بہت سے اشخاص مدینے سے آکر یہیں رہنے لگے۔ جناب زینبؑ بھی کوفے میں باپ کے ساتھ تھیں اور اپنے خصوصی امتیازات کے باعث آپ کو خاتون اوّل کی حیثیت حاصل تھی۔ تاریخ نگار لکھتے ہیں کہ جناب زینبؑ کبریٰ نے اپنے شریعت کدے میں ایک بڑی اہم درسگاہ قائم کی تھی جس میں کوفے کی خواتین آپ سے معارف اسلامی کا درس حاصل کرتی تھیں۔

ان ہی خصوصیات کے پیش نظر حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام اپنی پھوپھی جناب زینبؑ کو "عَالِمَۃ غَیْرِ مُعَلَّمَۃ" (وہ دانشور جس نے علم و آگہی کے سلسلے میں دنیا کے عام مدارس اور یہاں کے کسی مدرس سے کچھ نہ حاصل کیا ہو!) کہتے تھے۔

جناب امیر علیہ السّلام نے اپنی اس تاریخ ساز "بیٹی کی شادی اپنے ہونہار بھتیجے عبداللہ ابن جعفر کے ساتھ کردی۔ عبداللہ ابن جعفرؑ علی کے شاگرد رشید بھی تھے اور اپنی جی موہ لینے والی خوبیوں کی وجہ سے ہر دل عزیز، بڑے مقبول — نیز — اپنے جود و کرم اور داد و دہش کے باعث "دریائے سخاوت" کہلاتے تھے!

۲۱ر رمضان سنہ ۴۰ھ میں مولائے متقیان نے جام شہادت نوش فرمایا۔

اس سانحے سے یوں تو پوری دنیا میں تہلکہ مچ گیا مگر عالم اسلامی کو خصوصیت سے ناقابلِ برداشت حد تک مصائب و شدائد کا سامنا کرنا پڑا۔ "زندگی کا ہر شعبہ غیر متوازن ہو کر رہ گیا۔!

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

اور جناب امیر علیہ السّلام سے جو لوگ وابستہ تھے ۔ وہ تو جس طرح کے ہوش ربا اور زہرہ گداز حالات سے دوچار ہوئے، اس کی تفصیل تاریخ کا ایک بہت بڑا المیہ ہے! پھر فاتحِ خیبر کے گھر والوں پر سختیوں کے جو پہاڑ ٹوٹے ہیں ان کی تکلیف کو بھلا کون بیان کر سکتا ہے؟

بس! یہیں سے جناب زینبؑ کی آزمائشوں کا بھی دور شروع ہوتا ہے۔ باپ کی شہادت کے بعد بے شمار دکھ بھرے واقعات کے علاوہ ۵۰ھ میں فاطمہؑ کی بیٹی نے اپنے بڑے بھائی امام حسنؑ کا وہ عالم دیکھا جس کے تصور سے کلیجہ پھٹنے لگتا ہے! اور پھر کربلا آنے تک جس طرح آپ سراپا درد اور ہمہ وقت مصروفِ پیکار رہی ہیں۔ اس کی اور کہیں مثال نہیں ملتی!

دشتِ نینوا کا یوں تو ہر دن حشر آسا اور ہر رات قیامت خیز تھی۔ بالخصوص عاشور کی شب، تاریخِ عالم کی سب سے طویل، حد درجہ ہولناک، انتہائی ہمّت شکن اور بڑی شکیب آزما رات تھی! مگر شریکۃ الحسینؑ کے پائے ثبات پر ہر مشکل نے آنکھیں رکھ دیں۔!

اور جب عاشور کا دہکتا ہوا سورج نکلا تو اس کی شعلہ ریز اور ترچھی کرنوں سے کہیں زیادہ روح فرسا "غم و الم" کا ہجوم تھا۔ اور پھر اس سلگتے ہوئے دن کا "ہنگامِ عصر"! پناہ بخدا۔! ابھی تک عالمی ادب کو وہ لفظ نہیں میسّر ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعے "عصرِ عاشور" کی کرب انگیزی کا اظہار ممکن ہو۔! اور پھر گیارہویں شب کی آمد! "شامِ غریباں"! اُف! یہ زینبؑ ہی کا حصّہ تھا کہ رِستے ہوئے زخموں کے اس اتھاہ سمندر کو پار کر لیا اور اس کے بعد منازلِ آلام سے گزر کر آگے بڑھنا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

جہاں پتّھر کی چٹانیں ہوں تو شیشے کی طرح درک جائیں اور لوہے کی چادریں ہوں تو موم بن کر پگھل جائیں۔!

لیکن! کیا کہنا۔ اس قلبِ مطمئن کا۔ اس عزمِ راسخ کا۔ اس جذبۂ ایثار کا اور اس ذوقِ جہاد کا۔ کہ قدم قدم اور نفس نفس یہ فیصلہ کہ انقلاب لا کر رہیں گے۔ دینِ خدا کو بچا کر دم لیں گے۔ یزید ہی نہیں، یزیدیت کو بھی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیں گے۔ نیز پسے ہوئے ضمیروں اور بیٹھے ہوئے دلوں کو ہر دستِ جفا، ہر بندِ ستم، ہر طرفہ سزا، ہر قیدِ الم سے چھڑائیں گے۔ رہا کروائیں گے۔ آزادی دلائیں گے اور اللہ کی راہ میں جان نثاری کی تمنا رکھنے والوں کو ناموس شکن۔ خون آشام، اسلام دشمن طاقتوں سے اس طرح نبرد آزما ہونا سکھائیں گے کہ آندھیاں رک جائیں۔ طوفان تھم جائیں۔ زمین ہل جائے اور آسمان سکتے میں رہ جائیں۔! اور —— یہی ہوا کہ زینبؑ جیت گئیں عظمتوں نے قدم لیے۔ رفعتیں فرشِ راہ بنیں۔ ع چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا۔!

یزید نادم۔ حکومت پشیمان۔ لوگ بے چین۔ فوج پریشان۔!

دمشق تو مظلوم کا ماتم کدہ بن ہی چکا تھا بس! دیکھتے ہی دیکھتے کوفہ میں انقلاب کا سورج اُبھرا۔ اور دور دور تک اس کی روشنی پھیلنے لگی۔

یَالِثَارَاتِ الْحُسَیْن کے فلک شگاف نعروں سے حرفِ حق کی بلندی۔ زینبؑ کی فتح و نصرت نیز حسنؑ و حسینؑ کے عظیم مقاصد کی کامیابی اور کامرانی کا اعلان ہونے لگا۔

پھر! یزیدیت کو مات دینے کی بات بس یہیں نہیں ختم ہو کر رہ گئی۔ بلکہ ؎

عباسؑ نامور کے لہو سے دُھلا ہوا
اب بھی حسینیت کا علم ہے کھلا ہوا

جوشؔ ملیح آبادی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

کوفے کے بازار میں ثانی زہرا کی تقریر

MIRZA JAMAL
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

For Tareekhwaar Nauhas visit -
www.WirasatAli.com
www.youtube.com/user/WirasatAli

For Hamd, Naat, Souz, Salaam,
Marsiya and Majlis Videos visit -
www.youtube.com/user/MahaKavi

تاریخ انسانی گواہ ہے کہ فطرتِ بشری کی کمزوریاں اکثر و بیشتر آدمی کو اپنی بے قید و بند "انا" کی تشفی کے لیے جلبِ منفعت کے ایسے غلط راستوں پر ڈال دیتی ہیں کہ یہ اشرف مخلوق کے بلند ترین مرتبہ سے گر کر ایسے مقامات پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں عالم کے پست ترین وجود بھی نظارہ کرتے ہی عرقِ انفعال سے شرابور ہو جاتے ہیں، یہی نہیں کہ تمنائے دولت، ہوسِ اقتدار یا جذبۂ تمکنت ہی کے سبب فرزندانِ آدم ایک دوسرے کے استیصال کے درپے ہوتے ہوں، نہیں! بسا اوقات توان کا ناوکِ ستم ایسی ہستیوں کو گھائل کر دیتا ہے جنھیں نہ اقتدار سے واسطہ، نہ سلطنت سے لگاؤ، اور نہ حکومت سے کوئی سروکار۔! بلکہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز!

ہاں! ان میں کچھ باطنی اوصاف اور ایک روحانی کشش ضرور ہوتی ہے اور یہی خوبیاں [illegible] تنگ نظر [illegible] عناصر کے لیے اس حد تک

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

ناقابل برداشت بن جاتی ہے کہ وہ ان قابل قدر محترم ہستیوں کی تباہی پر تُل جاتے ہیں۔

یہی وہ رزمگاہ ہے جہاں حق کے پرستار اور انسانی قدروں کے علمدار دنیا کی بے ادب مادّی طاقتوں کا چیلنج قبول کر لیتے ہیں اور نور و ظلمت کا معرکہ گرم ہو جاتا ہے۔!

پھر جام زہر، تختۂ صلیب، نوک خنجر اور فضائے زندان کا استقبال کرنے والوں کے پرسکون دل کمال اطمینان سے کہتے ہیں کہ آؤ! مقابلہ کرنے والو! آؤ! یہ کوئی نئی بات نہیں ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز　　چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی

واقعہ یہ ہے کہ ہر دور میں بشری جبلت کے تاریک پہلوؤں نے تاریخ میں چند سیاہ اوراق کے اضافے کئے ہیں مگر ساتھ ہی وہ جاں باز جن کی سلیم فطرت اور سنبھلی ہوئی طبیعت نے انتہائی سنجیدہ لہجہ میں یہ آواز دی ہے کہ ؎

اذان شوق را گلدستہ بام داری باشد　　نماز عشق زیر خنجر خوں خواری باشد

انھوں نے اپنے دور کی تاریخ کو نہ صرف نکھارا ہے بلکہ زندہ جاوید بھی بنا دیا۔

خاصان خدا میں سے تو شاید ہی کوئی ایسا ہو جسے امتحان و ابتلاء کے ان خارزاروں سے نہ گزرنا پڑا ہو، نوحؑ سینکڑوں برس سنگ و خشت کا ہدف بنتے رہے، ابراہیمؑ کو آتشکدۂ نمرود سے پالا پڑا۔ فرعون کی خدائی موسیٰؑ پر ٹوٹ پڑی، یحییٰؑ کو اپنے سر کی بازی لگانا پڑی۔ عیسیٰؑ نے سولی چڑھنا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

قبول کیا۔ اور دنیا نے خاتم الانبیاء کو کہتے ہوئے سُنا کہ "مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ کَمَا اُوْذِیْتُ"۔ "جتنی تکلیفیں میں نے سہیں، کسی نبی کو اتنی اذیتیں نہیں برداشت کرنا پڑیں" سچ ہے ؎

ہر کہ دریں بزم مقرب تراست　　جام بلا بیشترش می دہند

لیکن ۶۱ھ میں فرات کے دہکتے ہوئے ساحل پر آزمائشوں کے جو حوصلہ شکن، زُہرہ گداز اور ہوش ربا نقشے دکھائی دیتے ہیں، کم از کم تاریخ عالم میں امتحان و ابتلا کی ایسی کوئی اور صورت نہیں دکھائی دیتی! قدم قدم پر مصائب کے پہاڑ، نفس نفس پر شدائد کی آندھیاں اور تاجدار کربلا حسینؑ ابن علیؑ کا یہ عالم کہ ؎

وہ "العطش" کی صداؤں میں پل رہا تھا سکوں　　وہ "ارجعی" کی نداؤں میں اُٹھ رہے تھے قدم

ایک دوپہر میں اس غریب نے کیا کیا دیکھا، کیسے کیسے مراحل سے گزرنا پڑا۔ اور کن کن کیفیات سے دوچار ہوا۔ انسانی دل اس قدر درد اور اس درجہ تکلیف کی تاب بھی لا سکتا ہے یا نہیں؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب عالمی افکار کی قدرت سے باہر ہے۔!

صبح عاشور سے "ہنگام عصر" تک جو کچھ ہوا اس کا تصور مشکل تھا کہ غروب آفتاب سے "داستان غم" کا ایک نیا باب کھل گیا اور گیارھویں کی سحر نے اپنا گریبان چاک کر کے کہا۔ ؎

قافلہ کربلا سے چل نکلا　　زینبؑ اب امتحان میں آئی

ابھی چند دن پہلے جب یہ قافلہ وارد کربلا ہوا تھا تو اس کی شان و شوکت عرب کے معزز ترین کاروانوں کی سی تھی! اور اب ــــــ؟ پھر ناقوں کے قدم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

کسی دوسری بستی کی طرف نہیں بلکہ کوفے کی جانب بڑھ رہے ہیں۔

کوفہ ——— ! وہ شہروں کا شہر جس میں کچھ عرصے پہلے ان تباہ حال اسیروں کی حکومت تھی!

بازار سجے ہوئے، شاہراہیں آراستہ، ایک طرف تو مقامی تماشائیوں کا مجمع سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور دوسری جانب ان لٹے ہوئے پردیسیوں کو دیکھنے کے لیے اطراف واکناف کے باشندے بھی سیلاب کے مانند امنڈے چلے آرہے تھے کہ سپاہ شام کا ایک دستہ ان کے سامنے سے باجا بجاتا ہوا گزرا مشتاق دید، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے اور پھر فوج کے کچھ بڑے افسروں کی سواریاں نظر آئیں۔ جن کے ہاتھوں میں نیزے تھے اور نیزوں کی انیوں پر بہت سے کٹے ہوئے سر تھے! اور ان کے پیچھے بے مقنع وچادر بی بیوں کا ایک گروہ نمودار ہوا۔ جو صدر بازار کے ایک پُر ہجوم چوراہے پر لا کر کھڑا کر دیا گیا سرکاری اطلاعات کے مطابق تو یہ ایک منحرف، باغی اور سرکشی کا پرچم لہرانے والے شخص اور اس کے مٹھی بھر ساتھیوں کے فرقہائے بریدہ کا جلوس تھا۔ نیز انھیں عبرتناک شکست دے کر ان کے پسماندگان کو فاتح فرمان روا کے نمائندے عبید اللہ ابن زیاد کے حضور پیش کرنے کے لیے خوشیوں بھری تقریب کا اہتمام اور مسرتوں سے چھلکتا ہوا ایک جشن برپا کیا گیا تھا!

مگر جتنے منہ اتنی ہی باتیں کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ، کیونکہ یزیدی سیاست کے تقاضوں کے پیش نظر حقیقت واقع اور اصل حالات سے سب کو بے خبر رکھا گیا تھا! اور ادھر خونِ حسینؑ کے ہر قطرہ کو اسرار شہادت کی تفسیر مطلوب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

تھی! لہٰذا اس عظیم مقصد کی عظیم نگہبان بھلا کیسے خاموش رہتی؟

ایک دفعہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے مجمع کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا بے قابو ازدحام متوجہ ہوا، سناٹا چھایا اور آنکھیں ساون بھادوں کی طرح برسنے لگیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی اَبِیْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الْاَخْیَارِ۔

یہ تھا بنتِ علیؑ کی تقریر کا ابتدائی جملہ جس نے کوفہ والوں کے دل و دماغ کو فتح کر لیا اور پھر عقیلۂ بنی ہاشم، فلسفۂ شہادت کی ترجمان، جناب زینبؑ علیا اپنے والدِ گرامی کے انداز میں خطبہ خواں ہوئیں نیز ہر جملے سے فصاحت و بلاغت کے ساتھ حقائق و معارف کا جو دریا امنڈا ہے۔ عالمِ تبلیغ و تلقین میں اس کی کوئی اور مثال نہیں ملتی نیز اپنے سریع اور شدید ردِ عمل کے حوالے سے یہ تقریر فکری انقلاب کی تاریخ اور انسانی نفسیات کی دنیا میں بھی آپ اپنی نظیر سمجھی جاتی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

حمد و سپاس اللہ کے لیے اور درود و سلام میرے پدر بزرگوار محمدؐ مصطفیٰ اور ان کے پاک اور نیک اہلبیتؑ پر

کوفے والو! غدر و فریب کے پجاریو! رو رہے ہو؟ تمہارے یہ آنسو کبھی نہ رکیں ۔ ہمیشہ فریاد کرتے رہو، مکّاری کے پتلو! تم تو اس عورت کی طرح ہو، جو محنت سے اُون کاتتی تھی اور پھر خود ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی تھی[1] قسمیں کھا کھا کر پلٹنے والو! کذب و غرور کے مجسّمو! لونڈیوں کی سی خوشامد اور دشمنوں کی طرح عیب جوئی کرتے ہو؟ ظالمو! تم گھورے پر اُگی ہوئی ہریالی اور جھوٹی ملمع کاری کی طرح بے قیمت ہو، کس بُری طرح تم نے اپنی عاقبت خراب کی ہے! اب غضبِ الٰہی کے لیے تیار رہو، تم ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہو گے۔

کیوں ستمگرو! آنسوؤں سے مُنہ دھو رہے ہو، ہاں! روؤ! خوب روؤ! تم رونے کے مستحق ہو، ہنسنے سے زیادہ روؤ!

---

[1] سورہ نحل آیت: ۹۲۔ عقیلہ آلِ محمدؐ نے اس آیۂ وافی ہدایہ کو بطور سند تلاوت کرکے اس حقیقت پر روشنی ڈالی ہے کہ قسم کھانے والا اپنے قول و قرار پر خدا کو ضامن قرار دیتا ہے لہٰذا قسم کا تقدس برقرار رکھنا ضروری ہے، تاکہ قسم کو اس طرح توڑا جائے جیسے "مکّے" کی پگلی ریطہ بنت عمرو ابن کعب کرتی تھی کہ دن بھر محنت سے اون کاتنا اور ادھر دونوں وقت ملے اس سارا کتا ہوا اون توڑ کر پھینک دیتا۔ قسم کے ساتھ وہی رکیکوں والا رویہ نہیں اختیار کرنا چاہیے!

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/

تم نے اپنے دامن پر وہ دھبہ لگایا ہے جو دھوئے دھوئے نہیں چھوٹے گا۔

کوفے والو!

یہ اندھیر کہ خاتم النبیینؐ کے بیٹے اور سردار جوانانِ جنت کو قتل کر ڈالا؟

بے حمیتو!

تم نے اسے خاک و خون میں ملایا ہے جو تمہارے لیے کعبۂ امن ' جائے پناہ '

صلح آشتی کی آماجگاہ

اور منارۂ ہدایت تھا۔

غور تو کرو تم نے کتنا بڑا گناہ کیا ہے؟

کس بری طرح تم رحمتِ الٰہی سے دور ہوئے ہو،

تمہارے مساعی عبث

کوشش بے سود،

ذلت و خواری کے خریدارو!

تم عذاب میں ضرور گرفتار ہو گے!

وائے ہو تم پر!

حق فروشو!

تم نے اپنے رسولؐ کے کلیجے کو پاش پاش اور ان کے اہل حرم کو بے پردہ کیا!

کتنے اچھے اور سچے لوگوں کا خون بہایا اور کن کن طریقوں سے

سرکار ختم المرسلینؐ کی حرمت ضائع کی۔!

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

کوفیو! تم نے وہ کام کیا ہے جس کے سبب

کچھ دور نہیں کہ آسمان پھٹ پڑے زمین شق ہو جائے

اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں،

تمہاری برائیاں آفاق گیر ہیں،

تمہاری بداعمالی نے پوری دنیا کو گھیرے میں لے رکھا ہے،

سُنو! تم حیران ہو کہ اس واقعہ سے آسمان نے خون برسایا۔

ٹھیرو! عذاب آخرت اس سے زیادہ تمہیں رسوا کرے گا

اور وہ بھی اس وقت جبکہ نہ تمہارا کوئی حامی ہوگا نہ مددگار! ہاں! یقین مانو

یہ مہلت کے لمحے تمہارے بوجھ کو ہلکا نہیں کرسکتے وقت قبضہ قدرت سے باہر نہیں ہے۔

انتقام کی گھڑیوں کو قریب سمجھو! اور داورِ محشر گناہ گاروں کی گھات میں ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

ثُمَّ اَنْشَأَتْ تَقُوْلُ

مَاذَا تَقُوْلُوْنَ اِذْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ — مَاذَا صَنَعْتُمْ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ
بِاَهْلِ بَیْتِیْ وَاَوْلَادِیْ وَمَکْرُمَتِیْ — مِنْهُمْ اُسَارٰی وَمِنْهُمْ ضُرِّجُوْا بِدَمِ
مَاکَانَ ذَاكَ جَزَائِیْ اِذْ نَصَحْتُ لَکُمْ — اَنْ تَخْلُفُوْنِیْ بِسُوْءٍ فِیْ ذَوِیْ رَحِمِیْ
اِنِّیْ لَاَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ یَّحِلَّ بِکُمْ — مِثْلُ الْعَذَابِ الَّذِیْ اَوْدٰی عَلٰی اِرَمِ

پھر آپ نے فرمایا:

کوفیو! تم اس وقت کیا جواب دو گے جب پیغمبر خدا تم سے کہیں گے کہ تم آخری اُمّت ہو، تم نے میری اولاد، میرے اہلبیتؑ، میری حرمت اور میرے ناموس کے ساتھ یہ کیا کیا؟ میرے گھرانے کی کچھ ہستیوں کو اسیر بنایا اور بعض کو قتل کر ڈالا! کیوں! میرے احسانات رشد و ہدایت کی یہی جزا تھی؟ یہی صلہ تھا کہ میرے بعد میرے عزیزوں اور میری آلؑ اولاد کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا؟ اہل کوفہ اندیشہ ہے کہ کہیں تمہارا بھی وہی حشر نہ ہو جو شدّاد اور اس کی اُمّت کا ہوا۔!

ثانیٔ زہراؑ کی تقریر ختم ہوئی اور حکومت وقت کا زوال شروع ہو گیا۔!

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

کوفے کے
فرعون نما حاکم کو
بنتِ علیؑ کا
نخوت ربا اور
ہمّت شکن جواب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

کوفے کے شہرِ بیکراں پر آہوں کی بدلیاں چھائی ہوئی تھیں۔ اور تمام شاہراہیں لوگوں کی کثرت سے چھلک رہی تھیں۔ حدِ خیال تک آدمی ہی آدمی! مگر جسے دیکھو، رنگ اُڑا ہوا۔ منہ کھلا ہوا۔ آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی۔ پھر، دیکھتے ہی دیکھتے سوگوار مجمع کی ہچکیاں بندھ گئیں!

سامنے ایک لُٹا ہوا قافلہ تھا جو قدم قدم، تڑپا دینے والا درد بانٹ رہا تھا اور نفس نفس، ضمیروں میں اُتر جانے والے غم کا ہجوم لگاتا چلا جا رہا تھا!

دوسری جانب "قصرِ ریاست" میں دمشق کی بازنطینی سلطنت کا جفا پیشہ نمائندہ، خوشی کے مارے جھوم رہا تھا اور اس کے کہنے پر سارے درباری نام نہاد کامیابی کا جشن منا رہے تھے۔!

کج نہاد حاکم چاہ رہا تھا کہ اپنے مصنوعی جاہ و جلال اور جھوٹی مسرّتوں کا میلہ لگا کر ان قیدیوں کو جو سچّائی کا کانٹوں بھرا راستہ طے کر کے ایک پورا مقتل اُٹھائے چلے آ رہے ہیں کچھ اور دکھ دے دے۔ تھوڑی اور اذیّت پہنچا دے تاکہ ان کے اعصاب کی رہی سہی طاقت بھی ختم ہو جائے۔!

چنانچہ — اِدھر فرمان نکلا اُدھر سرکاری کارندوں نے رسن بستہ اسیروں کو "راج محل" کے دروازے تک پہونچا دیا۔ اور پھر چند لمحوں میں یہ قیدی کاخِ سفید (البیضاء) کی روشوں سے ہوتے ہوئے "تختِ امارت" کے سامنے تھے۔

صوبے کا کرتا دھرتا، اموی فرماں روا، یزید ابنِ معاویہ کا دستِ راست

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

کرسی پر فرعون کا کردار پیش کر رہا تھا!

علاقے کی مشہور ہستیاں۔ حکومت کے پسندیدہ اشخاص۔ نیز فوج اور انتظامیہ کے بڑے بڑے عہدے دار آنے والے قیدیوں کو دم سادھے دیکھ رہے تھے!

لیکن! ابن زیاد انتہائی رعونت سے اسیروں کا جائزہ لے رہا تھا۔ اچانک اس کی نظر ایوان کے آخری کونے پر پڑی جہاں ایک موقر خاتون، دربار کے آداب و روایات سے بے پروا کچھ جاں نثار عورتوں کے حلقے میں کمال اطمینان کے ساتھ تشریف فرما تھیں!

یہ کون ہے؟ عبیداللہ نے نہایت تلخ لہجے میں دریافت کیا۔ مگر اسے کوئی جواب نہیں ملا۔ ماحول پر پُرانے قبرستان کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا!

فضا میں دوبارہ ارتعاش پیدا ہوا۔ ابن زیاد تیوریاں چڑھا کر پھر اپنا سوال دہرا رہا تھا۔ بتاؤ یہ کون ہے؟ مگر اس مرتبہ بھی خاموشی طاری رہی!

کوفے کے حاکم نے تیسری دفعہ غصے میں بے قابو ہو کر پوچھا۔ آخر بتاتے کیوں نہیں۔ یہ کون عورت ہے؟

آپ کی ان فدائی عورتوں میں سے جو عظیم خاتون کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے تھیں ایک نے انتہائے جرأت و طلاقت سے جواب دیا۔

"پوچھنے والے! یہ علیؑ کی بیٹی زینبؑ ہیں"۔!

زینبؑ کا نام سنتے ہی زیاد کا بیٹا کلیجے کے پھپھولے پھوڑنے لگا! اس کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

لب رکھی ... زبان سے جو پہلا جملہ نکلا وہ یہ تھا!۔

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَحَکُمْ وَقَتَلَکُمْ وَاَکْذَبَ اُحْدُوْثَتَکُمْ

خدا کا شکر! کہ اس نے تمھیں رسوا کیا۔ موت کے گھاٹ اُتارا اور تمہارے ناپسندیدہ ارادوں کو بے نقاب کر دیا۔

بس! یہ سُننا تھا کہ فاتحِ خیبر اور صاحبِ ذوالفقار کی بیٹی نے اپنے اقتدار شکن اور سلطنت فشار، انداز سے یوں خطاب فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَکْرَمَنَا بِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَطَهَّرَنَا مِنَ الرِّجْسِ تَطْهِیْرًا اِنَّمَا یُفْتَضَحُ الْفَاجِرُ وَیُکَذَّبُ الْفَاسِقُ وَهُوَ غَیْرُنَا

شکر ہے! اس معبود یکتا کا۔ جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی نسبت سے ہمیں عزّت دی اور ہمارے گھرانے کو کمالِ طہارت کا شرف بخشا۔

ابنِ زیاد! بے آبرو وہ ہوتا ہے — جو سیہ کار و بداطوار ہو۔ نیز جھوٹا وہ بنتا ہے۔ جو آئین کی خلاف ورزی کرے، قانون کے پرزے اُڑائے — اور وہ۔ ہم نہیں! کوئی اور ہوگا —!

تلوار کی باڑھ جیسے اس تیز جواب سے خدا کے دشمن، عبیداللہ کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ چٹیلے ناگ کی طرح کئی بَل کھا کر اس نے بڑی بے تابی سے کہا

Presented By: https://jafrilibrary.com

کَیْفَ رَاَیْتِ صُنْعَ اللّٰهِ فِیْ اَهْلِ بَیْتِكِ وَاَخِیْكِ؟

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

دیکھا! اللہ نے تمہارے "کنبے" کی کیا گت بنائی! اور تمہارے بھائی پر کیسا حشر توڑا ۔؟

بات اب برداشت سے باہر ہو چکی تھی ۔ اقدار و نظریات کی کھلی توہین! اس کے علاوہ ابن زیاد انتہائی شقاوت کے ساتھ عقیلۂ بنی ہاشم کے طہارت نسب، تقدّس مآب خاندان اور زینبؑ کے فخرِ کائنات، عزیز اور شہید بھائی کے بارے میں ہرزہ سرائی کر رہا تھا!

بنابریں ثانیٔ زہراؑ کے تیور بدلے، اور معلوم ہوا کہ "برق و آتش" کا ایک چشمہ تھا جو اُبل پڑا ۔! ارشاد ہوا:

مَارَأَیْتُ اِلَّا خَیْرًا ۔ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ کَتَبَ اللهُ عَلَیْهِمُ الْقَتْلَ فَبَرَزُوْا اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ وَسَیَجْمَعُ اللهُ بَیْنَكَ وَبَیْنَهُمْ، فَتُحَاجُّ وَتُخَاصَمُ، فَانْظُرْ لِمَنِ الْفَلَجُ، یَوْمَئِذٍ ۔ ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ یَابْنَ مَرْجَانَةَ ۔

ہم نے ہمیشہ اچھائی دیکھی ۔ ہاں! خاندانِ رسالت کا رتبہ اتنا اُونچا ہے کہ انھیں شہادت جیسی نعمت نصیب ہوئی! خدا نے جو چاہا، وہ انھوں نے کر دکھایا، یہ قتل گاہ سے گزرے اور گنجِ شہیداں میں محوِ آرام ہو گئے! مگر یاد رکھنا پسرِ زیاد! وہ جو سب کا دادرس ہے ۔ آخری فیصلے کے لیے وہ بہت جلد تجھے اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوگا تب دیکھنا! مظلوم کی فریاد کیا رنگ لاتی ہے! اور خونِ ناحق کیا اثر دکھاتا ہے۔!

مرجانہ کے جائے! تیری ماں کی کوکھ اجڑے! وہ تیرا سوگ منائے! سُن! ہاں! سُن! داورِ محشر جس دن انصاف کریگا! اس دن تجھے پتہ چلے گا کہ کون جیتا اور کون ہارا؟

کربلا کی پاسبان اور حسینیت کی نگہباں نے کوفے کے "فرماں دار" کو رد کرنے میں جو دلیری دکھائی، اور اسے نیچا دکھانے میں جس بے جگری سے کام لیا وہ شجاعت و شہامت کی تاریخ میں ایک انوکھی مثال ہے!

امید کے خلاف بھڑکتے ہوئے شعلوں کا پے در پے ہجوم، اور توقع کے برعکس لپکتے ہوئے کوندوں کی لگاتار یورش سے ابن زیاد ہکا بکا رہ گیا! یوں لگ رہا تھا جیسے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی ہو۔ اس میں سکت نہیں رہی! غرور ٹوٹ گیا۔ اس کی سیاست جواب دے گئی! اور ریاست زلزلوں کی زد میں آگئی!

احساس کمتری کے بوجھ سے اس کے اعصاب پچّی ہو گئے تھے۔ کوئی جواب نہیں بن پڑ رہا تھا! بالآخر کھسیان پن مٹانے کے لیے ظالم نے اپنی زبان کھولی تو اس عنوان سے:

لَقَدْ شَفَی اللّٰهُ قَلْبِیْ مِنْ طَاغِیَتِكِ الْحُسَیْنِ وَالْعُصَاةِ الْمَرَدَةِ مِنْ اَهْلِ بَیْتِكِ۔

تمہارے سرکش بھائی اور خاندان کے دوسرے باغی افراد کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

قتل سے خدا نے میرا کلیجہ ٹھنڈا کر دیا!

ختم المرسلینؐ کی نواسی نے چشمِ خونبار سے ماحول پر ایک نظر ڈالی۔ صورتِ حال کا جائزہ لیا۔ اور پھر کمال تمکنت سے ارشاد فرمایا:

لَعَمْرِيْ لَقَدْ قَتَلْتَ كَهْلِيْ وَقَطَعْتَ فَرْعِيْ وَ اجْتَثَثْتَ اَصْلِيْ، فَاِذَا فِيْ هٰذَا اشَفَاؤُكَ فَلَقَدِ اشْتَفَيْتَ؟!

ابنِ زیاد! تُو نے ہمارے بڑوں کو تہِ تیغ کیا۔ ہمارے سایہ دار شجر کی شاخیں کاٹ دیں۔ ہمارے پھولے پھلے درخت کو جڑ سے نکال ڈالا!

اب اگر قلب و جگر کی آگ یوں ہی بجھتی ہے تو پھر سمجھنے کو سمجھ لے کہ۔ ٹھنڈک پڑ گئی!

لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ ابنِ زیاد کو اس کے بعد کبھی آرام نہیں نصیب ہوا اس لیے کہ کربلا کے نمائندہ قافلے کی ترجمان حضرت زینب علیہا السّلام نے اسلامی فکر اور انسانی ضمیر کو کچھ اس طرح جگا دیا تھا کہ یہ بیداری ایک باقاعدہ تحریک بن گئی۔

اور کوفے سے لے کر شام تک تمام راج محلوں اور سارے شبستانوں کے چراغ گل ہوتے نظر آنے لگے۔

یہ عقیلۂ بنی ہاشم ہی کی تقریروں اور مکالموں کا اثر تھا۔ جو صحابیٔ رسولؐ عبداللہ ابن عفیف ازدی یکہ و تنہا مجمع میں اپنا احتجاج بن گئے۔ اسی طرح خاندان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

غامد اور بنو وائلہ کے بعض جیالے بھی حکومت کے خلاف سرگرم عمل ہوگئے اور پھر یہ بات اتنی عام ہوئی کہ گھر گھر بغاوت کے پرچم لہرانے لگے اور جگہ جگہ شہر آشوب کی سی کیفیت پیدا ہوگئی۔ بڑے بڑے فوجی افسر استعفےٰ دینے لگے شہر کے معزز باشندوں نے کوفے میں رہنا چھوڑ دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے زنجیریں ٹوٹنے لگیں اور زندان کے دروازے کھلنا شروع ہوگئے۔!

ان حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے الامامۃ والسیاسۃ کے مؤلف ابن قتیبہ لکھتے ہیں کہ عبیداللہ ابن زیاد کو یہ بُرا وقت بھی دیکھنا پڑا کہ بصرے جیسے شہر میں جب وہ تقریر کرنے کھڑا ہوتا تھا تو عوام اُس پر اینٹوں اور پتھروں کا مینہ برساتے تھے[1]

اسی کو اہلِ جہاں انقلاب کہتے ہیں۔!

حسینؑ! پیارا رہے تیرا نام   زینبؑ! اُونچا رہے تیرا کام

---

[1] الامامۃ والسیاسۃ جلد ... طبع دار ... بیروت
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

دربار یزید لعین میں زینبؑ علیا کا خطاب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

سفیانی خاندان نے دمشق کے علاقے پر کوئی پینتیس برس حکومت کی مگر اتنے طویل عرصے میں انھوں نے اہل بیت رسالت کو کبھی بھی وہاں کے عوام سے متعارف نہیں ہونے دیا۔ وہ تو کہئے رسُول کے بزرگ صحابی ابوذر غفاری کو (خدا ان کے نام کو اور روشن کرے) شہر بدر ہونے کے باعث جبراً ایک موقع مل گیا اور انھوں نے خاندان نبوت کی شناخت کے سلسلے میں کچھ کام کر دکھایا۔ اس وقت شام میں جو تھوڑا بہت اُجالا ہے اسے اسی عظیم مجاہد کی محنتوں کا ظہورہ جانئے۔

البتہ عراق اور اس صوبے کا مرکزی شہر کوفہ، نبیؐ کے دودمان اور علیؑ کے خاندان کے اوصاف و کمالات کے آگے اپنا سر جھکاتا تھا۔

اسی لیے جب شہیدوں کے سردار حضرت امام حسین علیہ السّلام کا قافلہ مکّے سے کوفے کی جانب روانہ ہوا تو اس وقت کی حکومت نے کوفے کی عملداری عبیداللّٰہ ابن زیاد کو تفویض کر دی۔ اموی رژیم میں ابن زیاد فولادی آدمی سمجھا جاتا تھا اور اس اقدام سے سرکاری حلقوں کا عام تاثر یہ تھا کہ بس! اب کوفے والوں کے سارے بل نکل جائیں گے! نیز شروع شروع میں اس کا عملی اظہار بھی ہوا مگر جب بیمار کربلا حضرت امام زین العابدین اور جناب زینب علیہا کی قیادت میں آل محمّدؐ کا لٹا ہوا قافلہ کوفے میں داخل ہوا اور متجسس ذہنوں تک دختر فاطمہؑ کی تقریر کے ذریعے ضمیروں کو ہلا دینے والی وہ آواز پہونچی اور حقیقت کھلی، تو! وہیں سے ایک تحریک نے جنم لیا اور برقی لہروں کی طرح انقلاب کی موجوں نے جمہور کو اپنی گرفت میں لینا شروع کر دیا۔ بشر ابن خزیم اسعدی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعات کے ایک چشم دید گواہ ہیں اور ان کا بیان اس حقیقت کا ثبوت ہے۔ پھر لوگ نوحوں اور مرثیوں کے ذریعے بھی اس المیے کو دور دور تک پہنچانے لگے۔ اس زمانے کے ایک مشہور شخص سہل شہرزوری نے جب ایک سن رسیدہ آدمی سے دریافت کیا کہ یہ قیدی کون ہیں اور کہاں سے لائے گئے ہیں؟ تو اس نے برجستہ چند شعر کہہ کر سنائے۔ درد اور جذبے میں ڈھلا ہوا ایک فکرانگیز شعر یہ تھا ؎

وَاِنَّ قَتِیْلَ الطَّفِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ　　اَذَلَّ رِقَابَ الْمُسْلِمِیْنَ فَذَلَّتِ

یعنی! خاندان ہاشم کے فرد فرید اور نینوا کے شہید کے قتل نے مسلمانوں کے گلے میں ذلّت کا طوق ڈال دیا اور واقعتاً یہ پوری قوم رسوا ہو گئی۔!

بغاوت کے آثار کوچہ و بازار سے گزر کر ابن زیاد کے دربار اور اس کے اعصاب پر طاری ہو چکے تھے۔ نیز بقول مورخ طبری جس لمحے خانوادہ رسالت کو اس کے سامنے لایا گیا اس وقت رسولؐ کے صحابی زید ابن ارقم دربار میں موجود تھے اور جب انھوں نے قیامت کا یہ منظر دیکھا تو ابن زیاد پر برس پڑے اور پھر باہر نکل کر لوگوں سے یہ کہنے لگے عرب کے بہادر سپوتو! آج سے تو تم اپنے جیسے انسانوں کے غلام بن گئے ہو۔ تم نے پسر مرجانہ کو اپنا حاکم بنا کر فرزند فاطمہؑ کو قتل کروا دیا! ہائے! کس بری طرح تم نے اپنے آپ کو ذلیل و خوار کیا ہے"! نیز اس موقع پر عبداللہ ابن عفیف ازدی تو تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اسی طرح انس بن مالک نے اپنے آنسوؤں کے وسیلے اس داستانِ غم والم کو لوگوں تک پہونچایا۔ جابر و ائلی بھی اس دور کی ایک اہم شخصیت ہیں وہ بھی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

حکومت کا تختہ الٹنے کی باتیں کرنے لگے!

الغرض! کوفے کے بھرے بازار میں جناب زینبؑ کے خطاب سے ایک ہلچل مچ گئی اور پھر یہ اضطراب طوفانی کیفیت اختیار کرنے لگا نیز اس لٹے ہوئے قافلے کو جب کوفے سے دمشق کی جانب روانہ کیا گیا تو راستے میں جو بستی آئی جو شہر پڑا اور وہاں کے رہنے والوں کو جب یہ معلوم ہوا کہ فوج کی نگرانی میں لائے جانے والے اسیر اہل بیتؑ عصمت و طہارت ہیں تو بلا اختلافِ مذہب و ملت مسلم اور غیر مسلم سب نے مل کر حکومت کے خلاف محاذ لگائے۔

موصل۔ تکریت۔ معرۃ النعمان۔ شیزر۔ سیبور۔ حمص اور حران وغیرہ میں تو باقاعدہ احتجاجی جلسے ہوئے۔ جلوس نکالے گئے۔ سپاہ شام پر حملے ہوئے اور عوام فوج سے باقاعدہ مقابلے کی تیاریاں کرنے لگے اور جب یہ قافلہ دمشق پہنچا تو ایک طرف تو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ان قیدیوں کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی! اور دوسری جانب یہ شعور عام تھا کہ دار السلطنت کو سجانے کے لیے حکومت نے اپنا سارا خزانہ لٹا دیا ہے۔ عید کا سماں تھا اور لوگ جشن فتح منانے میں مگن تھے۔ اسیران اہل بیتؑ کو سب سے بڑے بازار کے مرکزی حصے باب الساعات کی طرف لے جایا جا رہا تھا کہ ایک جگہ ابراہیم ابن طلحہ نامی ایک شخص نے حضرت سید سجادؑ سے دریافت کیا۔ مَن الغالب؟ اس معرکے میں جیت کس کی ہوئی؟ امام نے کمال اطمینان کے ساتھ جواب دیا۔

اذا حان وقت الصلوٰۃ فأذّن واقم تجد الغالب! جب نماز کا وقت آجائے تو اذان کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہو جانا۔ خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ فتح کس کی ہوئی!

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

ہاں وہ لوگ جو تماشہ دیکھنے کے لیے بلائے گئے تھے جب انھوں نے بے پردہ سیدانیوں کی باوقار شخصیت اور طوق وسلاسل میں ایک نورانی چہرے والے بیمار کو دیکھا تو وہ دنگ رہ گئے اور کوفے والوں کی طرح انھیں بھی فوراً یہ خیال آیا کہ سرکاری ذرائع ابلاغ سے ان قیدیوں کے بارے میں جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ درست نہیں۔ لہٰذا صحیح معلومات کا حاصل کرنا ضروری ہے اور یہ خیال بجائے خود ایک بہت بڑی تبدیلی کا محرک بن گیا۔ ! چنانچہ تاریخیں بتاتی ہیں کہ اسیروں کا یہ کارواں جب جامع مسجد دمشق کے دروازے کے پاس پہونچا تو سہل ساعدی کے ایک سوال کے جواب میں امام زین العابدینؑ نے قرآن کی زبان میں یہ جواب دیا کہ پوچھنے والے! وہ گھر جو آیۂ مودت اور آیۂ تطہیر کا مصداق ہے یہ قیدی اسی گھر سے تعلق رکھتے ہیں۔

مگر یزید کے بھرے دربار میں حضرت زینبؑ کبریٰ نے جب خطاب فرمایا ہے تو عجیب عالم تھا! یوں لگتا تھا جیسے آگ برس رہی ہو، زلزلہ آ گیا ہو، یزید کو اپنے راج محل کی دیواریں گرتی نظر آ رہی تھیں، اور اپنے اقتدار کے سارے چراغ بجھتے دکھائی دے رہے تھے۔ ! وزراء کا رنگِ رُخ زرد پڑ چکا تھا۔ امراء اپنے حواس کھو بیٹھے تھے۔ سفراء دم بخود اور بہت سی اہم شخصیات فوری طور پر صورتِ حال کے پسِ منظر سے مکمل آگہی کے لیے بے قرار تھیں۔!

چنانچہ ابو برزہ اسلمی اور سمرہ بن جنادہ نے حالات کا جائزہ لے کر سرِ بازار احتجاج کیا۔ خیر یہ لوگ تو رسولؐ کا کلمہ پڑھنے والے تھے اور عرب کے باشندے تھے لیکن حیرت انگیز بات تو یہ ہوئی کہ مملکت روم کے سفیر نے جو نہ مسلمان تھا اور نہ عرب، پیشِ نظر واقعات کی تاب نہ لا کر اتنا شدید احتجاج کیا کہ اسی وقت یزید نے اسے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

قتل کروادیا۔

بہرکیف! زینبِ کبریٰ نے شاہی دربار میں یزید جیسے ظالم وجابر کج کلاہ کے روبرو اور سات سو اعیان سلطنت اور بیرونی نمائندوں کی موجودگی میں جس طرح اس کی اور اس کی حکومت کی اہانت کی ہے۔ اس سے نہ صرف علیؑ کی بیٹی کی جرأت وہمت اور شجاعت وشہامت کا سب پر سکہ بیٹھا بلکہ جو لوگ اس بزم میں موجود تھے انھیں حاکم دمشق کا برا حال اور اس کی حکومت کے خراب مستقبل کا نقشہ بھی نظر آنے لگا۔!

اور بالآخر! جس وقت یزید نے گرمیٔ تقریر سے پریشان ہوکر محل سرا کا رُخ کیا اور اس کی محفل برخاست ہوئی تو یہ اندوہناک خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگوں کو پتہ چل گیا کہ "اسلام کا مخالف" کہہ کر جو قیدی لائے اور دکھائے گئے تھے وہ "خاندانِ رسالت" کے "ماہ وانجم" تھے۔

بس! پھر کیا تھا آواز کی رفتار سے ذہنوں میں تبدیلی اور دماغوں میں تغیر آنا شروع ہوگیا۔! اور دیکھتے ہی دیکھتے سیاسی اوضاع ایسے بگڑے کہ حکومت کیلئے اسیرانِ اہلِ حرم کو زیادہ عرصے تک شام کے زندان میں رکھنا محال ہوگیا۔ نیز جب مجبوراً ان قیدیوں کو رہا کیا گیا تو بادشاہ کا محل عزاخانہ اور شام کے تمام باشندے سوگوار تھے کسی نے یہ بڑی اچھی بات کہی کہ یزید جس کو ارضِ کربلا پر ممکن ظلم وجور کے ساتھ فنا وبرباد کرچکا تھا دمشق میں اسکا ماتم ہوا۔ یوں سمجھئے کہ یزید نے جس کو مٹانا چاہا زینبؑ نے اسے زندۂ جاوید کردیا۔ ؎

حدیثِ عشق دو باب است کربلا ودمشق
یکے حسینؑ رقم کرد ودیگرے زینبؑ — اقبال

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

جنابِ زینبؑ نے ارشاد فرمایا! تعریف اللہ کے لیے ہے جو ساری کائنات کا پروردگار ہے اور درود وسلام رسولؐ و اہل بیتِ رسولؐ پر۔!

کتنی سچائی ہے خداوند عالم کے اس ارشاد میں، کہ "آخر کار جن لوگوں نے برائیاں کی تھیں ان کا انجام بھی بہت بُرا ہوا، اس لیے کہ انھوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ان کی ہنسی اُڑاتے تھے" ۔ ل

کیوں، یزید! زمین و آسمان کے تمام راستے ہم پر بند کر کے اور خاندان نبوّت کو عام قیدیوں کی طرح — دربدر پھرا کر تو نے یہ سمجھ لیا۔ کہ خدا کی بارگاہ میں ہمارا جو مقام تھا اس میں کوئی کمی آگئی اور تو خود بڑا عزت دار بن گیا۔؟ پھر تو اس خام خیالی کا شکار ہے کہ وہ المیہ جس سے ہمیں تیرے ہاتھوں دوچار ہونا پڑا اس سے تیری وجاہت میں کچھ اضافہ ہوگیا اور شاید اسی غلط فہمی کے باعث تیری ناک اور چڑھ گئی، اور غرور کے مارے تو اپنے کندھے اُچکانے لگا۔؟ ہاں! یہ سوچ کر تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا ہے کہ تیری مستبدانہ حکومت کی حدیں بہت پھیل چکی ہیں اور تیری سلطنت کی نوکرشاہی بڑی مضبوط ہے۔

اور ہو سکتا ہے کہ تو یہ بھی سمجھ بیٹھا ہو کہ خلّاق عالم نے ہماری مملکت میں تجھے بغیر کسی خطرے کے پھیل پھیل کر اطمینان سے اپنا حکم چلانے اور من مانی کرنے کا یہ موقعہ دیا ہے۔!

ٹھہر، یزید! ٹھہر، ایک دو سانسیں اور لے لے۔ پھر دیکھنا، کیا ہوتا ہے؟ دراصل تو ربِّ ذوالجلال کے اس فیصلے کو بھلا بیٹھا ہے۔ کہ "کفر کی راہ اختیار

ل سورہ روم۔ آیت: ۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

کرنے والے یہ نہ گمان کریں کہ ہم جو انھیں مہلت دئے جاتے ہیں، وہ ان کے حق میں کوئی بہتری ہے، ہم تو انھیں اس لیے ڈھیل دے رہے ہیں کہ یہ خوب جی بھر کر گناہ سمیٹ لیں، اس کے بعد ان کے واسطے سخت ذلت آمیز سزا اور رسوا کرنے والا عذاب ہے۔[۱]

اے، ہمارے آزاد کئے ہوؤں کے جائے! کیا یہی عدل ہے۔؟ اسی کو انصاف کہتے ہیں۔؟ کہ تیری تو عورتیں اور کنیزیں تک پردے میں ہوں، اور نبیؐ زادیوں کی چادریں چھین کر انھیں بے پردہ، سر برہنہ، ایک شہر سے دوسرے شہر، کشاں کشاں لے جایا جائے۔!

ہاں، یزید! تو نے ہی ہمیں ان حالوں کو پہونچایا ہے۔ ہم بے وارثوں کا قافلہ جس جگہ پہونچتا ہے، جہاں سے کوچ کرتا ہے، وہاں تماشائیوں کا ٹھٹھ لگ جاتا ہے۔ ہر قسم کے لوگ، ہر طرح کے آدمی۔ راہ راہ، منزل منزل، جوق در جوق، دور اور نزدیک سے ہمیں دیکھنے کے لیے جمع ہو جاتے ہیں! اس کارواں کا نہ کوئی ساتھی ہے، نہ حمایتی، نہ دوست، نہ نگہبان!

ہاں! مگر جس کا تعلق ہمارے بزرگوں کا کلیجہ چبانے والوں سے ہو اس سے کسی رُو رعایت کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔؟ اور جس کا گوشت، پوست ہمارے شہیدوں کے لہو سے اُگا ہو، بھلا اس کے دل میں ہمارے لیے کوئی نرم گوشہ کہاں پیدا ہو سکتا ہے۔؟

ہاں! ہاں! جو اہل بیت عصمت و طہارت کی دشمنی میں انگاروں پر لوٹ

---

[۱] سورۂ آل عمران: آیت: ۱۷۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

رہا ہو اس سے کب یہ اُمید باندھی جا سکتی ہے کہ وہ حقیقتوں کے بارے میں کبھی ٹھنڈے دل سے غور بھی کرے گا؟

اے یزید!

تو احساس جرم کے بغیر اور جس ڈھٹائی سے کہتا چلا جا رہا ہے کہ‘

”اگر اس وقت میرے اسلاف مجھے دیکھتے تو کتنے شاد ہوتے! وہ مجھے شاباشی دیتے اور کہتے یزید! تیرے دست و بازو کو نظر نہ لگے!

تُو نے محمدؐ کے گھرانے سے کیا خوب انتقام لیا ہے۔!

یزید!

تو جو کچھ کر رہا ہے اور جو کہتا چلا جا رہا ہے وہ تیری اندرونی کیفیت کا اظہار ہے!

ذرا دیکھ تو سہی!

بے ادب!

اپنی چھڑی سے جس ہستی کے مقدس ہونٹوں کے ساتھ تو گستاخی کر رہا ہے‘

وہ جوانانِ جنّت کا سردار ہے ———— تُو نے محمدؐ کے پیاروں کا خون بہا کر اور عبدالمطلب کے چاند تاروں کو خاک میں ملا کر، اپنے سوکھے ہوئے زخموں کو پھر سے ہرا اور بھرے ہوئے گھاؤ کو کچھ اور گہرا کر دیا ہے! اور اس پر سے تو اپنے بُزرگوں کو بھی پکار رہا ہے! اپنے گڑے ہوئے مردوں کو آواز دے رہا ہے! اور اس سے بے خبر کہ عنقریب تو خود بھی اسی گھاٹ اُترنے والا ہے، جہاں وہ ہیں‘ اور جب تو اپنے سگوں کے پاس پہنچ جائے گا تو پھر رہ رہ کر تیرا دل یہ چاہے گا، کہ کاش! نہ زباں میں سکت ہوتی اور نہ ہاتھوں کو جنبش! تاکہ جو کہا ہے وہ نہ کہتا اور جو کیا ہے وہ نہ کرتا۔!

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

پروردگارا! تو ان ظالموں سے ہمارا حق دلا دے اور ان ستمگروں سے ہمارے بدلے چکا دے۔ بارِ الٰہا! جن جفا شعاروں نے ہمارا لہو بہایا ہے اور ہمارے طرف داروں کو قتل کیا ہے، ان پر اپنا غضب نازل فرما۔ قسم بخدا اے یزید! تو نے خود ہی اپنی کھال نوچی ہے! اور اپنے ہاتھوں اپنے گوشت کی تکہ بوٹی کی ہے۔!

بہت جلدی وہ وقت آنے والا ہے کہ تجھے انتہائی ذلت و خواری کے عالم میں اللہ کے رسول کا سامنا کرنا پڑے گا۔

تو نے نبی کی ذریت کو خاک و خون میں غلطاں کیا ہے اور ان کی عترت، ان کے پیاروں کو نشانۂ ستم بنا کر ان کی حرمت زائل کی ہے۔!

یزید! جب تو۔۔۔ اپنے ان سنگین جرائم کا بوجھ اٹھائے قیامت کے دن خدا کی عدالت میں پیش ہوگا، تو پھر دیکھنا کہ داورِ حشر کس عنوان سے ریاضِ رسالتؐ کے بکھرے ہوئے پھولوں کو اکٹھا کر کے ہر برگِ گُل کو آماجگاہ صد بہار قرار دیتا ہے اور وہ منصفِ حقیقی کس طرح جور و جفا کرنے والے باغیوں سے ہم کو ہمارا حق دلاتا ہے۔!

اس پیدا کرنے والے کا ارشاد ہے: "جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں، انھیں مردہ نہ سمجھو، وہ تو درحقیقت زندہ ہیں! اپنے رب کے پاس سے رزق پا رہے ہیں۔" ؎۱

سُن یزید سُن! تیرے لیے تو بس اتنا ہی جاننا کافی ہے کہ بہت جلد خدائے ذوالجلال فیصلہ دے گا۔ محمد مصطفیٰ مدّعی ہوں گے اور جبرائیل امین مدد کریں گے۔!

ہاں! اور وہ لوگ بھی اسی ہنگام اپنا انجام دیکھ لیں گے جنھوں نے زمین ہموار کر کے تجھے اس جگہ تک پہونچایا اور پھر اللہ و رسول کا کلمہ پڑھنے والوں کی گردنوں پر مسلّط کروایا۔!

؎۱ سورہ آل عمران آیت ۱۶۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

جب حساب و کتاب کا وقت آئے گا تب ہی پتہ چلے گا کہ جو زیادتیاں کرتے ہیں ان کو کتنی بُری سزا ملتی ہے۔!

اور اسی لمحے یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ کسے بد ترین جگہ دی گئی اور کس کے ساتھی کس درجہ بودے نکلے۔!

اے یزید! یہ تو زمانے کا انقلاب ہے کہ مجھے تجھ جیسے آدمی سے بات کرنے پر مجبور ہونا پڑا! تجھے تو میں بہت چھوٹا اور بے وقعت سمجھتی ہوں، البتہ تیری سرزنش کو بڑا کام اور تیری ملامت کو ایک اچھی بات قرار دیتی ہوں۔!

ہاں! تجھ سے مخاطب ہونے کی وجہ صرف یہ ہے کہ آنکھوں میں آنسو امنڈ رہے ہیں اور کلیجے سے آنچیں نکل رہی ہیں۔!

کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ وہ خاصانِ خدا جنھیں اس نے عز و شرف دے کر سرافراز فرمایا، وہی فتح مکہ کے دن ہمارے آزاد کئے ہوئے شیطان صفت گروہ کے ہاتھوں تہ تیغ ہوں۔!

آہ! آہ! دشمن کی آستین سے ابھی تک ہمارے شہیدوں کا لہو ٹپک رہا ہے اور آج بھی ان کے لب و دنداں پر ہمارا گوشت چبانے کے نشان موجود ہیں۔!

اُف! ان کشتگانِ رہ تسلیم کے پاک و پاکیزہ اجسام دامنِ صحرا میں بے گور و کفن پڑے ہیں۔

اے یزید! اگر آج ہمیں جنگی قیدی بنا کر تو سمجھ رہا ہے کہ کچھ حاصل کر لیا۔ تو یاد رکھ کل تجھے اس کے مقابلے میں سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔!

اور یہ بات نہ بھولنا — کہ تو اپنے اعمال کی صورت میں جو بھیجے گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

بس وہی پائے گا۔ نیز ربّ العالمین، اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا — ہم اللہ

Presented by: https://jafrilibraby.com/
Presented By: https://jafrilibrary.com

کے سوا نہ کسی سے اپنا حال کہتے ہیں اور نہ کسی کے پاس فریاد لے جاتے ہیں! صرف اسی کی ذات پر ہمارا بھروسہ ہے اور وہی ہم سب کا مرکزِ اعتماد ہے۔

اے یزید! تیرے پاس مکر و فریب کا جتنا ذخیرہ ہے اسے جی کھول کر کام میں لے آ۔ ہر طرح کی سعی و کوشش میں بھی کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھنا۔ اپنی سیاسی جد و جہد کو مزید تیز کر دے اور دل کی ساری حسرتیں نکال لے۔ تمام آرزویں پوری کر لے۔

مگر اس کے باوجود تو، نہ تو ہماری شہرت کو کم کر سکتا ہے اور نہ ہی اس موقف میں ہے کہ ہمیں جو مقبولیت حاصل ہے اسے متاثر کر سکے! پھر یہ بھی تیرے بس میں نہیں کہ ہماری فکر کو پھیلنے اور ہمارے پیغام کو نشر ہونے سے روک دے! نیز تو ہمارے مقصد کی گہرائی تک پہونچنے اور غرض و غایت کی گہرائی کو سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔

یزید! تیری فکر غلط ہے، تیری رائے خام ہے! تیری زندگی کے محض چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ تیری بساط الٹنے والی ہے اور بہت جلد تیرے ساتھیوں کا شیرازہ بھی بکھرنے والا ہے!

اس کے علاوہ وہ دن قریب ہے جب منادی آواز دے گا۔ ہاتفِ غیبی کہے گا۔ کہ ظالموں پر خدا کی لعنت۔[1] اور حمد و سپاس اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ وہ ربُّ الارباب، جس نے ہمارے پیشرو بزرگوں کو انجام کار خیر و سعادت کے خزانۂ عامرہ سے افتخار بخشا اور ہماری آخری شخصیتوں کو شہادت و رحمت کی نعمتِ عظمیٰ سے سرافراز فرمایا۔ ارحم الراحمین ہمارے شہداء کے ثواب کو کمال آگیں، ان کے اجر کو فراواں، اور ان کے وارثوں اور جانشینوں کو اپنے حُسنِ کرم سے بہرہ مند فرمائے۔ یقیناً وہ بڑا مشفق اور حد درجہ مہربان ہے۔

ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔[2]

---

[1] سورۂ ہود۔ آیت ۱۸ [2] سورۂ آل عمران۔ آیت ۱۷۳

Presented By: https://jafrilibrary.com